105362 ـ صرف رمضان میں نماز ادا كرنے والے كے روزے ركھنے كا حكم

سوال

جو شخص صرف رمضان المبارك میں نماز ادا كرے اس كے روزے ركھنے كا حكم كیا ہے، بلكہ ہو سكتا ہے روزہ ركھ كر بھی نماز ادا نہ كرتا ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہر وہ شخص جس پر كفر كا حكم لگایا گیا ہو اس كے سب اعمال باطل ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور اگر وہ شرك كرتے تو ان كے سارے عمل تباہ كر دیے جاتے جو عمل وہ كرتے رہے ہیں .

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

اور جو كوئی ایمان كے ساتھ كفر كرے تو اس كے اعمال تباہ ہو گئے، اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا .

بہت سارے اہل علم كہتے ہیں كہ اگر وہ نماز كے فرض ہونے كا قائل ہو تو وہ كافر نہیں، یعنی كفر مخرج عن الملۃ نہیں ہوگا، لیكن وہ كفر اصغركا مرتكب ہوگا، اور اس كا یہ عمل زانی اور چور سے بھی شنیع و قبیح ہوگا.

لیكن اس كے باوجود اگر وہ شرعی طریقہ سے روزہ ركھتا اور حج كرتا ہے تو اس كا روزہ اور حج صحیح ہوگا، لیكن نماز كی پابندی نہ كرنے كا جرم عظیم جرم ہوگا، اور وہ عظیم خطرہ پر ہے سب اہل علم كے ہاں وہ شرك اكبر میں ہی نہ پڑ جائے.

بعض علما نے اكثر كا قول بیان كیا ہے كہ اگر وہ سستی كے ساتھ نماز ترك كرتا ہے تو وہ كفر اكبر كا مرتكب نہیں ہوگا، بلكہ اس سے كفر اصغر كا مرتكب ہوگا، اور اس كا جرم عظیم ہے اور زنا و چوری اور والدین كی نافرمانی اور شراب نوشی سے بھی بڑا اور شنیع و قبیح جرم ہے، اللہ ہمیں محفوظ ركھے.

لیكن صحیح یہی قول ہے كہ اوپر بیان كردہ دلائل كی بنا پر وہ كفر اكبر كا مرتكب ہو گا اللہ ہمیں محفظوز ركھے، اس

لیے جس نے روزہ رکھا اور نماز ادا نہ کی تو نہ اس کا روزہ ہے اور نہ ہی اس کا حج " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (15 / 179).

واللہ اعلم .